بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۱۴۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

مصلح موعود نمبر

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۹ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ فروری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ؎

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم نشان

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے الہامی الفاظ

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحقّ والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۱۹ تبلیغ ۱۳۵۸ش

خدائی نُور کے عالمگیر پھیلاؤ کا آسمانی سِلسلہ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنے متعلق اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں :-

"میرا تو کچھ نہیں ہے اُسی کا ظہور ہے
فانوس ہوں میں اور خدا اس کا نُور ہے"

اس شعر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مذکورہ الہامی پیشگوئی کی روح کو سمو کر رکھ دیا ہے پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے بھی تین سال قبل آپ رضی اللہ عنہ کا جن عظیم الشان صفات کا حامل ہونا ظاہر کیا تھا اور پھر خود اپنی ہی دی ہوئی بشارت کے عین مطابق آپ کو جن عظیم الشان صفات سے متصف کیا اُن میں سے بنیادی صفت آپ کی یہی تھی کہ آپ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے نور سے اس درجہ مستنیر تھے کہ گویا آپ رضی اللہ عنہ سر سے پاؤں تک نُور ہی نُور تھے جیسا کہ پیشگوئی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ :-

"فرزند دلبند گرامی ارجمند، مظہر الاوّل والآخر، مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔"

اس پیشگوئی کی رو سے آپ رضی اللہ عنہ کے مقدس وجود کی شکل میں نور و ہدایت کی جو شمع روشن کی گئی تھی اُس نے اپنے ارد گرد ہی نہیں بلکہ چاروں اطراف میں دنیا کے کناروں تک خدائی نور کو پھیلانا اور قوموں کو اُس سے منور کرنا تھا جیسا کہ الہامی الفاظ ——— زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ——— سے ظاہر ہے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے جو آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح سب پر عیاں اور روشن ہے کہ وہ خدائی نور جو آپ کے وجود میں سر سے پاؤں تک سمایا ہوا تھا اسے آپ نے زمین کے کناروں تک بڑی تیزی اور قوت سے Reflect (منعکس) کر کے انہیں منور کر دکھایا اور وہاں ہزاروں ہی نہیں لاکھوں نئے چراغ روشن کر دکھائے۔ چنانچہ مشرق و مغرب میں زمین کے کناروں تک ملک ملک میں پھیلے ہوئے آپ کے قائم کردہ تبلیغی مشن اور ہر قوم و نسل کے لوگوں پر مشتمل اسلام کے جاں نثار فدائیوں کی پھلنے پھولنے والی ترقی پذیر جماعتیں اس پر شاہد ناطق ہیں۔

پھر آپ کے وجود سے منعکس ہو ہو کر مشرق و مغرب میں پھیلنے والا وہ خدائی نور آپ رضی اللہ عنہ کے اپنے وجود تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ خدائی بشارت کے بموجب وہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ایک اور آسمانی وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر کے ایک نئے ریفلیکٹر کے ذریعہ مشرق و مغرب میں زمین کے کناروں کو مزید منور کرنے کا موجب بنا۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۵۵ء میں سفر یورپ سے واپسی کے بعد انتشار نور کے اس نئے خدائی انتظام و انصرام کا پہلے ہی سے بشارت دیتے ہوئے فرمایا :-

"میں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا کہ میں نے خواب دیکھی کہ میں ایک راستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو راستہ دکھانے کے لئے مینارہ پر تیز لیمپ ہوتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا بغیر پھاٹک کے کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازے میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور اس دروازے کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس خواب کے ذریعہ (جیسا کہ بعد کے واقعات نے عملاً ثابت کر دکھایا) آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد آپ کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ کے منصب جلیلہ پر منجانب اللہ فائز کئے جائیں گے۔ چنانچہ دس سال بعد خدائی تصرف کے ماتحت ایسا ہی ظہور میں آیا اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود سے وہی نور منعکس ہو ہو کر مشرق و مغرب میں زمین کے کناروں تک آباد اقوام عالم کی سعید روحوں کو نئی تابانیوں سے ہمکنار کر رہا ہے۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ پیشگوئی آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے کہ :-

"میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے۔ کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(بحوالہ ٹریکٹ "روح پرور خطاب" شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

الغرض ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عظیم الشان پیشگوئی کے جلیل القدر مصداق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود باجود کی دائمی برکات کا سلسلہ جاری ہے جو اسلام کے غلبہ کو دن بدن نئی شان اور نئی آب و تاب کے ساتھ آشکار کر رہا ہے۔ وہ خدائی نور جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود میں ظاہر ہوا تھا ایک نئے ریفلیکٹر سے منعکس ہو کر آگے ہی آگے پھیلتا اور بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسطرح اقوام عالم کے زیادہ سے زیادہ قلوب خدائی نور سے منور ہو رہے ہیں ؛

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اُس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی انہیں آج آرہی ہے
مگر کسی دن تمام دُنیا کو ساتھ اپنے رُلائیں گے ہم

ہُوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تُو نے بھی ہم سے بے رُخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقین دلاتے رہے ہیں دُنیا کو تیری اُلفت کا مدّتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مُنہ دکھائیں گے ہم

مٹا کے نقشِ فسونگرِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خدا نے ہے خضرِ راہ بنایا ہمیں طریقِ محمّدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں اُن کو صنم سے لاکر ملائیں گے ہم

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم

(کلام محمود رضی اللہ عنہ)

انوارِ الٰہی اور کلامِ الٰہی کے معارف و نکات ابرِ نیساں کے رنگ میں حضرت مصلح موعودؓ پر برسے

علومِ ظاہری و باطنی کا وسیع و عریض دریا آپؓ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوا

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گزشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوارِ الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے اخبارِ غیبیہ ظاہر ہوئے۔ رُوحانی علوم و معارف کا اظہار ہوُا۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے اور آپ کے فیضِ صحبت سے ہم نے بہت سی رُوحانی برکات حاصل کیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۲ر مارچ ۱۸۸۹ء کو ہمارے اُفق پر طلوع ہوُا اور ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اُٹھا یا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ "وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" یہ اِس لئے کہ "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علمِ الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کُھلنے لگے اور دقیق معارف ابرِ نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتبِ تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیّت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو لقیناً خارق عادت ہیں اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں بخشی گئی تھیں ان کو دُنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جُرأت کرتا۔

علومِ ظاہری و باطنی کا وسیع و عریض دریا آپ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوُا....

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے روحانیات، اخلاق، سیرۃ اور سوانح، فقہ، سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔

پھر کلام اللہ کا مرتبہ دُنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دُنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی...

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ "ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے" قرآنی محاورہ میں رُوح اس کلامِ الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبہ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوُا.... حضورؓ کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔"

(الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۶۶ء)

مصلح موعودؓ کی یادیں

(مکرم سعید احمد صاحب اعجاز)

مصلحِ موعود النقّاشِ ازل کے شاہکار!
وقت کو تھا عہدِ پارینہ سے تیرا انتظار

کھول کر اہلِ نظر دیکھیں کتابِ طالمود
اُس کتابِ پاک میں مذکور ہے تیری نمود

یعنی جب رحلت مسیحِ پاک فرما جائیں گے
بادشاہت اُن کی، بیٹا اور پوتا پائیں گے

حضرتِ یحییٰ عقب تھے اِک بزرگِ ارضِ شام
ہم سخن اللہ سے اپنے زمانے کے امام

نام اُن کے شعر میں ہے مصلح موعود کا
ذکرِ مہدی میں کیا ہے تذکرہ محمود کا

حضرتِ شاہ نعمت اللہ ایک مردِ باخدا
ہند کے مئےخانے میں تھے وہ نفیرِ لا الٰہ

اِک قصیدے میں لکھا ہے خوب شعرِ دلنشیں
"یہ سخن منجانبِ حق ہے منجم کا نہیں

جب گزر جائے گا دورِ مہدیٔ گردوں وقار
دیکھتا ہوں اُس کا اِک فرزند اُس کی یادگار"

شاہِ یثرب جن پہ قرباں میری جانِ بیقرار
جن کے زیرِ آستاں رُوح الامیں سجدہ گزار

آپؐ نے اُمّت کو دی مہدی کے آنے کی خبر
یہ بھی فرمایا کہ بخشا جائے گا اُس کو پسر

اصل میں تھی یہ بشارت مصلح موعود کی
صاحبِ اقبالِ عالی مرتبہ محمود کی

یہ خدا کا پاک وعدہ تھا جو پُورا ہو گیا
مطلعِ ہستی پہ تیری زیست کا پرچم کُھلا

ساتھ تیرے فضل تھا، آیا ترے آنے کے ساتھ
تیرے شانے پہ لکھا تھا رحمتِ یزداں کا ہاتھ

تیری ہستی میں تھی عظمت، تیرے جینے میں شکوہ
تیرے قدموں میں تھی دولت، تیرے زیرِ پا تھے کوہ

تیرے انفاسِ مسیحی کا ہے اَدنیٰ معجزہ
سینکڑوں سالوں کے بیماروں نے پائی ہے شفا

تجھ کو بھیجا تھا خدا کی رحمتِ غفّور نے
آیتُ اللہ بنا کر آیۂ تمجید سے

یہ مقدّر تھا کہ تُو ہو سخن دانا و فہیم
گلشنِ ہستی میں مانندِ صبا دِل کا حلیم

گفتگو میں ایک نکہت، بات میں موجِ شمیم
نُزہتِ تقریر یُوں جیسے شگوفوں میں نسیم

مرحبا بخشے گئے تجھ کو علومِ ظاہری
مرحبا کھولے گئے تجھ پہ رموزِ باطنی

تین کو تُو نے کیا کِس معنوی نسبت سے چار
یہ بھی ہے منجملۂ اسرارِ سِرِّ کردگار

اے خوشا روزِ دوشنبہ ساعتِ بختِ بلند
اے خوشا فرزندِ دلبندِ گرامی ارجمند

مظہرِ اوّل بھی تُو ہے مظہرِ آخر بھی تُو
گُم رہا یزداں میں تُو یزداں سے ہے ظاہر بھی تُو

مظہرِ حق بھی ہے تُو اور مظہرِ قدرت بھی تُو
صدق کی عظمت بھی تُو سچائی کی رفعت بھی تُو

تیرا آنا عرش سے گویا خدا کا تھا نزول
خاک کے ذرّات پر نُورِ سما کا تھا نزول

تیرا آنا تھا مُبارک اہلِ دُنیا کے لئے
تیرا آنا تھا مُبارک دوش و فردا کے لئے

تیرا آنا تھا جلالِ کبریائی کا ظہور
تیرے آنے سے ہُوا شانِ خدائی کا ظہور

نُور تھا تُو نُور تھا کیا پُوچھنا اُس نُور کا
حق تعالیٰ کی رضا کے عطر سے ممسُوح تھا

تجھ میں اپنی رُوح ڈالی تھی خدائے پاک نے
مرحبا کیا مرتبہ پایا تھا تیری خاک نے

تیرے سر پر سایۂ رحمٰن سایہ ریز تھا
اضطرابِ زندگی تیرا سکوں آمیز تھا

جلدی جلدی تو بڑھا بڑھتا گیا بڑھتا گیا
تھا خدا کے ہاتھ تیری زندگی کا ارتقا

بے نواؤں غمزدوں کی غمگساری تجھ سے تھی
جو اسیری میں تھے اُن کی رستگاری تجھ سے تھی

کیسے کیسے کارنامے تیری ہمّت نے کئے
تیری شہرت نے زمینوں کے کنارے چھو لئے

نُور پھیلایا جہاں میں تیرے صبح و شام نے
تجھ سے پائیں برکتوں پر برکتیں اقوام نے

جب تری ہستی کا ہر مقصود پُورا ہو چکا
آسماں پر نقطۂ نفسی کی جانب تُو گیا

تیرا امرِ زندگی تھا آسماں کا فیصلہ
ٹل نہیں سکتا کبھی ربِّ جہاں کا فیصلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی
مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے اور اپنے برگزیدہ بندوں اور محبوب رسولوں کو علم غیب سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ علم غیب بڑے بڑے اہم امور اور پوشیدہ اسرار اور غیر معمولی واقعات و حالات سے متعلق ہوتا ہے۔ اور غیر معمولی حالات میں یہ قبل از وقت دی جانے والی غیب کی خبریں عجیب شان سے پوری ہوتی ہیں اور جب ہر جہت اور ہر پہلو سے پوری ہوتی ہیں تو سعادت مندوں کے ایمان باللہ میں خارق عادت اضافہ کا موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے زندہ اور قادرِ مطلق ہونے پر کامل یقین پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ دوسری طرف خدا کے جن برگزیدہ بندوں کے ذریعہ خدائے قادر و توانا کے حکم سے دنیا میں ان اخبارِ غیبیہ کو پیش کیا جاتا ہے یہ ان کے راستباز ہونے اور مقرب الٰہی ہونے کی زندہ شہادت پیش کرتی ہیں۔

ایسی ہی غیب کی عظیم خبروں میں سے ایک اہم بالشان خبر جو خداوند کریم نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بمقام ہوشیار پور چالیس دن کی دعاؤں اور تضرعات کے بعد ظاہر فرمائی مصلح موعود کے ظہور کے متعلق تھی جس کی ابتداء ان الفاظِ مبارکہ سے ہوتی ہے:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔"

اس پیشگوئی کا مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان خصوصیات کا حامل فرزند عطا فرمائے گا جو اپنی ان تمام خصوصیات کے ساتھ جو اس پیشگوئی کے الہامی الفاظ میں شائع ہو چکی ہیں مصلح موعود ہوگا۔ جماعت احمدیہ اس ایمان اور یقین پر قائم ہے کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے اور پوری شان کے ساتھ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور آپ ہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق تھے۔ اور اس کے ثبوت میں نہایت واضح اور روشن دلائل ہیں جن سے دو اور دو چار کی طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کا بجز آپ رضی اللہ عنہ کے کوئی اور مصداق نہیں۔

سب سے پہلا ثبوت اس بات کا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ہی تھے اس پیشگوئی کا پس منظر ہے جو یہ ہے کہ قادیان کے دس ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بذریعہ چٹھی درخواست کی کہ آپ دُور دراز لندن و امریکہ والوں کو نشان دکھانے کا اعلان کرتے ہیں ہم جو آپ کے ہمسایہ ہیں اُن سے زیادہ حقدار ہیں کہ ایسے نشان دیکھیں۔ ان کی اس مضمون اور مقصد کی درخواست تاریخ احمدیت نے ذیل کے الفاظ میں محفوظ کر دی ہے:۔

"ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور شہری ہیں لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ حقدار ہیں۔ ہمیں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیتِ دُعا سے قبل از وقت اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرارِ خاصّہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدہ اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵۲)

قادیان کے ہندوؤں کا یہ مطالبہ نشان نمائی اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راستبازی اور قبولیتِ دعا کا نشان دیکھنا چاہتے تھے تا ان لوگوں کو تسلّی اور اطمینان ہو کہ خدائے قادر و توانا آپ کی راستبازی کے باعث آپ پر غیب ظاہر کرتا ہے اور آپ کی دعاؤں کو سُنتا ہے، پوشیدہ اسرار سے آگاہ کرتا ہے۔ چنانچہ ان کا یہ مطالبہ فوری طور پر باعث ہوا اور محرّک ہوا آپ کی اُن دعاؤں کا اور تضرعات کا جو ہوشیار پور میں آپ نے چالیس دن تک کیں اور جن میں آپ کو ایک اولوالعزم فرزندِ عظیم کی خبر دی گئی جو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق بننے والا تھا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی زندگی میں اور ہمسایہ ہندوؤں کی زندگی میں پوری نہ ہوتی تو ان لوگوں پر کیسے حجّت پوری ہو سکتی۔ اور اگر تین سو برس بعد یا ایک سو برس بعد یہ پیشگوئی پوری ہوتی تو اس زمانہ کے مطالبہ کرنے والوں کی تسلّی و اطمینان کی کیا صورت ہو سکتی تھی؟ اس پیشگوئی کا فوری محرک اور پس منظر اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ایسا فرزند ہونا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی پیدا ہوتا اور نشان نمائی کا مطالبہ کرنے والے ہندوؤں کی زندگی میں پیدا ہوتا۔ اور یہ فرزند جیسا کہ علامات سے اور دوسرے آثار سے ظاہر ہے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہی تھے جو حضورؑ کی زندگی میں پیدا ہوئے اور ان ہندوؤں کے زمانہ میں پیدا ہوئے جنہوں نے نشان کا مطالبہ کیا تھا۔

دوسرا ثبوت اس بات کا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضؓ ہی ہیں یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سمجھا اور آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحی "تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا" کی تعیین کے سلسلہ میں ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائیگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

پھر فرمایا:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱)

پھر آپؑ نے اپنی کتاب سراج منیر میں قطعی طور پر تحریر فرمایا:۔

"پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ ..... چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(صفحہ ۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود نے آپؑ کے جن بیٹوں میں سے ہونا تھا آپؑ کی زندگی میں اس نے ہونا تھا اور نو سال کی مدت میں یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۵ء تک کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا اور وہ اس عرصہ میں پیدا ہو گیا۔ حضورؑ نے الہامِ الٰہی سے اس کی تعیین فرما دی اور اعلان فرما دیا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق آپؑ کے فرزند حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضؓ ہی ہیں نہ کوئی اور۔

تیسرا ثبوت اس بات کا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ کرام کی

شہادت ہے اور ایسی بزرگ ہستیوں کی شہادت ہے جو جماعت میں اپنی بزرگی، نیکی اور علم و تقویٰ کے لحاظ سے قابل احترام ہستیوں میں سمجھے جاتے تھے۔

۱۹۱۳ء کی بات ہے حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنّف قاعدہ یسرنا القرآن جو حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے فرزند اکبر تھے انہوں نے حضرت مولانا حکیم نور دین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے عرض کیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات کو پڑھ کر یہ پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا :-

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

پھر حضرت پیر صاحبؓ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنے قلم سے لکھ دیا :-

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد صاحب سے کہے ہیں۔"

(نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ان دو جلیل القدر بزرگ ہستیوں کی شہادت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور صحابہؓ کی بھی اس کی تائید میں شہادت سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہے لیکن اس مختصر مضمون میں صرف ان دو شہادتوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے جو اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ بھی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو ہی پسر موعود اور مصلح موعود سمجھتے تھے۔

چوتھا ثبوت اس بات کا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہی تھے یہ ہے کہ پیشگوئی میں اس موعود فرزند اور مصلح کے لئے جو علامات بیان کی گئی تھیں وہ سب کی سب آپؓ میں پوری ہوئیں اور ان کے آپ علیٰ وجہ الاتم مصداق ہیں۔ مثلاً ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ اس کا ایک نام فضل عمر ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ دوم ہوں گے۔ چنانچہ یہ واقعہ اور ایک حقیقت ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ دوم ہوئے۔

دوسری بات اس میں یہ بیان کی گئی تھی کہ آپ کو عمر کی درازی نصیب ہوگی سو آپ خدا کے فضل سے لمبی عمر پاکر اس دنیا سے اپنے مقاصد کو پورا کرکے رخصت ہوئے۔

پھر آپ میں یہ علامت بھی پائی جاتی تھی کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" ایک دنیا گواہ ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے زمین کے کناروں تک نہ صرف شہرت پائی بلکہ عزت و احترام سے دنیا کے ہر ایک کنارہ پر بسنے والے جو احمدیت کی آغوش میں آئے آپ کو یاد کرتے ہیں اور آپ کے کارہائے نمایاں کی بنا پر آپ کے ساتھ والہانہ عقیدت و خلوص کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دنیا کا کون سا کنارا ہے جہاں آپ کی شہرت نہیں پہنچی۔ دنیا کے کچھ کناروں پر راقم کو بھی جانے کا موقع ملا اور اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی میں بیان کردہ علامات کا مشاہدہ کیا۔

پھر مختلف اقوام کے لوگوں نے برکت بھی پائی۔ آپ کے زمانہ میں ہندوستان و پاکستان سے باہر ایک زبردست تبلیغی مہم کے نتیجہ میں عرب و عجم، مشرق و مغرب، یورپین و امریکن، افریقن اور عرب نژاد اقوام کے لوگوں نے آپ کی بیعت میں آکر، آپ کی کتب و تحریرات پڑھ کر، آپ کی تقاریر سے فیض حاصل کرکے برکت حاصل کی اور اب تک کر رہے ہیں اور اس طرح یہ علامت جو پیشگوئی میں بیان کی گئی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی بڑی شان سے پوری ہوئی اور آپ کی ذات میں ہی پوری ہوئی۔

پھر ایک یہ علامت پیشگوئی میں بیان کی گئی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، اس کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ یہ علامت بھی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ میں بڑی خوبی سے پوری ہوئی اور ایک دنیا نے اس کا مشاہدہ کیا۔ حالانکہ عام ظاہری تعلیم کے لحاظ سے آپ کسی یونیورسٹی یا کسی ادارہ کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ لیکن ایسے برگزیدہ بندوں کو تو خود اللہ تعالیٰ علم سکھاتا ہے اور یہی معاملہ آپ سے ہوا۔ کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اس نے خود آپ کو علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا۔ قرآن کی عظیم خدمت کا آپ کو موقع دیا۔ اعلیٰ درجہ کی تفسیر قرآنی آیات کی آپ نے لکھوائی جو ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے، جسے پڑھ کر اپنے تو ایک طرف رہے غیروں تک نے اعتراف کیا کہ حقائق و معارف پر مشتمل آپ کی تفسیر کو پڑھ کر وجد آجاتا ہے۔ علمی تصنیفات کا ایک بے بہا ذخیرہ دقیق مسائل اور مضامین پر آپ نے اپنی زندگی میں دنیا کی راہنمائی کے لئے پیش کیا۔ سیاسی مسائل ہوں، معاشی مسائل ہوں، دنیا کی تعمیرِ نو سے تعلق رکھنے والے مسائل ہوں ایسے علمی نکات پیش کئے کہ انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ ایک کمزور، بیمار رہنے والا انسان اسلام کی حقانیت، قرآن کی حقانیت اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر کیسے حقائق و معارف پیش کر رہا ہے۔

الغرض مصلح موعود کی پیشگوئی کی یہ علامت کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا باقی متعدد علامات کی طرح واضح اور روشن طور پر آپ کے حق میں پوری ہوئی ۵

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہر گوشۂ حیات کو تطہیر بخش دی

کیا مصلح موعودؓ نے تفسیر بخش دی
گویا نئی حیات کی تصویر بخش دی

اک معجزہ جو ذہن کی کایا پلٹ گیا
اک نور جس نے قلب کو تنویر بخش دی

ناصاف راستوں کی صفائی کی اس طرح
ہر گوشۂ حیات کو تطہیر بخش دی

اس دورِ بے سکوں میں بے مثل و بے نظیر
تسکینِ قلب و روح کی تدبیر بخش دی

جھوٹی روایتوں کے محلات توڑ کر
پھر زندگی کو دولتِ تعمیر بخش دی

مہدی نے شاہراہِ ہدایت پہ ڈال کر
سارے جہاں کو عزّت و توقیر بخش دی

عشقِ خدا کی آگ لگائی کچھ اس طرح
کیف و جنونِ شوق کی اکسیر بخش دی

دنیا کی تلخیوں کو نہ آنے دیا قریب
مجھ بے نوا کی آہ کو تاثیر بخش دی

دن رات مجھ پہ شفقت و احسان کیا کئے
الفت کی میرے پاؤں کو زنجیر بخش دی

قدوسیوں کی گرمیٔ بازار دیکھ کر
ربوہ کو اس نے اور بھی توقیر بخش دی

بچپن سے شوقِ بیعتِ مہدی نصیب ہے
مجھ کو خدا نے رفعتِ تقدیر بخش دی

عبد الحمید خان شوق

۵ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کی طرف اشارہ ہے۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ جو تکمیل اشاعتِ دین کا دَور ہے صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں تمام اقوام عالم کے لئے امید و مسرت کا پیغام ہے۔ اور صدیوں سے منتظر اقوام و ملل امن و سلامتی کی اس عظیم راہ پر چل کر حیاتِ نَو پانے کے لئے بے قرار ہیں صحفِ سابقہ اور قدیم الٰہی نوشتوں میں ایسی بشارات ملتی ہیں جن میں غلبۂ حق اور روحانی انقلابات کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔ اسی طرح صلحائے امتِ مسلمہ کے رؤیا و کشوف اس پرعظمت دور کی نشاندہی ہوتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مہدی معہود اور پسر موعودؓ کے ذریعہ عظیم روحانی انقلابات ظہور پذیر ہوں گے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مصلح موعودؓ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جو بشارت دی یہ کوئی معمولی بشارت نہ تھی بلکہ صداقتِ اسلام کا ایک عظیم الشان نشان تھا جس کے ذریعہ اسلام کی صداقت تمام مذہبی دنیا پر ظاہر ہوئی اور تمام اقوام پر یہ واضح ہوا کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور اس شیریں چشمہ پر ہر زمانہ کی قوم اپنی تشنگی دور کر رہی ہے۔

بعثت موعود اقوام عالم:

موجودہ زمانہ جو الٰہی نوشتوں میں آخری زمانہ کے نام سے موسوم ہے تمام انبیاء و صلحاء نے ایک موعود کی خبر دی ہے اور آج ہر قوم اور ہر مذہب کے پیرو ایک موعود کے انتظار میں چشم براہ ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک یہ زمانہ کرشن کے دوبارہ ظہور کا ہے۔ یہودی ابھی تک ایلیا اور شہزادہ نبی کے انتظار میں ہیں اور عیسائی مسیحؑ کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور مہدیؑ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وقت کی ضرورت پکار رہی ہے۔ چنانچہ مشہور فلسفی اور مفکر شاعر مشرق علامہ اقبال نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور لکھا:۔

"دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار"

وہ موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جری اللہ عین چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور آپ ان تمام صفات سے متصف ہو کر مثیل کی حیثیت سے بشاراتِ مقدسہ کے مصداق ٹھہرے۔ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے بطور مسیحؑ اور مسلمانوں کے لئے بطور مسیح و مہدیؑ ٹھہرے خدا تعالیٰ نے اس موعود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے نشانات اور معجزات عطا کئے وہاں ایک خاص شان کا حامل "نشانِ رحمت" بھی دیا گیا اور وہ آپؑ کی ذریت طیبہ میں سے ایک خاص موعود فرزند کی خبر تھی۔ جو "مصلح موعودؓ" کا خطاب پانے والا تھا۔ جس کے ذریعہ اسلام کی صداقت ظاہر ہونے والی تھی اور اسلام کے غلبہ کی منظم جدوجہد اس کے ذریعہ ہونے والی تھی۔ اس پسر موعودؓ کی خبر دینا ہی اپنی ذات میں اس بات کا ضامن تھی کہ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک اور عالم روحانی میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہوگا اور یہ عجیب بات ہے کہ جو خبریں قدیم نوشتوں میں دی گئی تھیں ان میں بھی موعود فرزند کی اعلیٰ قابلیتوں کا ذکر ہے اور اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے روحانی انقلابات کا بھی جو مصلح موعودؓ کے ظہور کی علّتِ غائی تھی۔

طالمود میں موعود فرزند کی بشارت:

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب طالمود میں ہے:۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب ۴۲ کی آیت ۴ کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ ماندہ نہ ہوگا۔ اور ہمت نہ ہارے گا۔ جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کر لے۔"

(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء بحوالہ مجلہ الجامعہ شمارہ ۱۲)

انجیل متی میں تذکرہ:

انجیل متی باب ۲۵ آیت ۱ تا ۱۳ میں مسیحؑ کی آمد ثانی کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے آسمانی انقلابات کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد ایک تمثیل بیان کی گئی ہے:۔

"اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں ان میں پانچ بے وقوف اور پانچ عقلمند تھیں جو بے وقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا مگر عقلمندوں نے اپنی اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا اور جب دولہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں آدھی رات کو دھوم مچی کہ دولہا آ گیا اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اپنی اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو دے دو کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے کہا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ ہے بیچنے والے کے پاس جا کر مول لے لو جب یہ مول لینے جا رہی تھیں تو دولہا آ پہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور کہنے لگیں اے خداوند! اے خداوند! ہمارے لئے دروازہ کھول دے اس نے جواب دیا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو موعود اقوام عالم کے مثیل اور پسر موعودؓ ہیں آپ نے جلسہ مصلح موعود منعقدہ ہوشیارپور ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اپنی ایک رؤیا بیان کی جو آپ نے ۵، ۶ جنوری کی درمیانی رات کو دیکھی تھی۔ آپؓ نے فرمایا:۔

"میں نے اُن سے کہا میں وہی ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ یہ دراصل انجیل کی ایک پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح ناصریؑ فرماتے ہیں جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو بعض تو مجھ پر ایمان لائیں گی اور بعض انکار کریں گی...... اس تمثیل میں حضرت مسیح ناصریؑ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو کچھ قومیں جو ہوشیار ہوں گی وہ مجھے مان لیں گی لیکن کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے مجھے ماننے سے محروم رہ جائیں گی پس اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رؤیا کی حالت میں میں اُن سے کہتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔"

پھر آپؓ اسی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ و تصرف میں میری جان ہے کہ میں نے جو رؤیا بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے......... اور میں نے اس کشف میں خدا کے حکم سے یہ کہا کہ میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر

بھیجتے ہیں۔"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۹ر جنوری ۱۹۵۶ء)

زرتشتی مذہب میں موعود کی انتظار:

حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً ایک ہزار سال قبل زرتشت علیہ السلام گزرے ہیں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں:-

اس کے ماننے والوں کے ہاتھوں ایران کا تاج و تخت سلطنت اور قانون سب درہم برہم ہو جائے گا اور وہ آتش کدوں کو بتوں سے پاک کر کے نماز پڑھیں گے۔ یہ پیشگوئی صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسان اول نے تحریر کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد لکھتے ہیں (اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے جسے فارسی زبان میں ڈھالا گیا ہے)

"چوں ہزار سال تازی آئین
دگذرد چناں شود آں آئین
از جدائی ہا کہ اگر بآئین گر
نماشند ندانندش ....
و روز بروز جدائی و دشمنی در
آنہا افزوں شود .... پس
شما باید خوبی را گر ماند یکدم
از ہیں خرج انگیزم از کسان
تو کسے و آئین و آب تو بہ
تو رسالم و پیغمبری و پیشوائی
از فرزندانِ تو برنگیزم"

(بحوالہ مجلۃ الجامعہ شمارہ ۱۲)

یعنی جب شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود اسے شارع کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا۔ ..... اور وہ روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے ...... جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں میں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا۔ اور اسے دوبارہ قائم کریگا۔ پیغمبری و پیشوائی (نبوت و خلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔

اس پیشگوئی میں آخری فقرہ "پیغمبری و پیشوائی از فرزندانِ تو برنگیزم" میں اشارہ ہے کہ آخری زمانے کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد اس کی جانشین ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۹)

مسیح موعود کی مبشر اولاد:

مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت درج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد لہ"۔

(مشکوٰۃ مجتبائی باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

اس حدیث کی تشریح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ یوں فرماتے ہیں:-

"قد اخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج و یولد لہ ففی ھٰذہ اشارۃ الی ان اللّٰہ یؤتیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ و یکون من عباد اللّٰہ المکرمین"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسا نیک بیٹا عطا کریگا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ سے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں:-

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

سورۃ الجمعۃ کی پیشگوئی:

جامع صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے۔ فرماتے ہیں:-

"کنّا جلوساً عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فانزلت علیہ سورۃ الجمعہ و فیہ و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم قال۔ قلت من ھم یا رسول اللّٰہ۔ فلم یراجعہ حتی سأل ثلاثا و فینا سلمان الفارسی وضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء"

(بخاری کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ الجمعہ)

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی اور اس میں یہ آیت بھی تھی "و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم" ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ آخرین کون ہوں گے؟ حضورؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ تین دفعہ دریافت کیا اور ہم میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ حضورؐ نے سلمان پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو ان میں سے چند اشخاص یا ایک شخص اسے پالیں گے۔

اب اس پیشگوئی میں احیاء دین اور قیام شریعت کے لئے فارسی الاصل ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص کا ذکر اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے ظہور کے ساتھ اس کی نسل میں سے بھی روحانی وجود ہوں گے جو دین کی زبردست حمایت پر مامور ہوں گے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا کشف:

امت محمدیہؐ کے علماء اور مجددین کو بھی اللہ تعالیٰ نے مامور آخر الزمان اور اس کے موعود فرزند کی خبر دی چنانچہ روضۂ قیومیہ میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا کشف یوں درج ہے:-

"ایک دن حضرت سید عبدالقادر جیلانی کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے ناگہاں آسمان سے ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔ یہ نور ساعۃً ساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے امت مرحومہ کے اولین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال کا وجود باجود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القا ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام امت کے اولیاء اولین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانسو سال بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہِ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں۔"

(حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضۂ قیومیہ صفحہ ۱۳۲)

امام یحییٰ ابن عقبؒ کی پیشگوئی:

امام یحییٰ ابن عقبؒ پانچویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپ نے اپنی نظم میں آخری زمانے میں نمودار ہونے والے انقلابات کا ذکر کرتے ہوئے مامور زمانہ کی بعثت اور موعود فرزند کا ذکر کیا ہے آپ کے منظوم کلام کا مفہوم یہ ہے کہ:-

"میں نے اسرار سے عجیب حالات مطالعہ کئے ہیں جن کو میں اپنے اس کلام میں ظاہر کرتا ہوں۔ آسمان پہ ایک بہت بڑا ستارہ ظاہر ہوگا جس کی دُم بہرا کی طرح

بلند ہوگی۔ یہ نشان فرنگیوں کے غلبہ کے زمانہ میں ظاہر ہوں گے، جو اس زمانہ میں دریاؤں کے ساحلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں تک کے مالک ہو جائیں گے۔ اور یہ علامات اس بات کی دلیل ہوں گی کہ مہدی کا ظہور ہو گیا ہے وہ تمام شہروں کا مالک ہو جائے گا۔ پہاڑوں میں رہنے والے وحشی اس سے محبت رکھیں گے اور شہروں کے باشندے اس کی اطاعت قبول کریں گے۔ وہ کفر و ضلالت کو دنیا سے نابود کر دے گا اور اپنے ساتھ ایسے زبردست دلائل اور براہین لے کر آئے گا۔ کہ لوگ اس کے کمال کا اعتراف کریں گے۔"

اس کے بعد فرمایا:۔

"محمودٌ سیظهر بعد هذا
ویملکُ الشام بلا قتال
تطیع لهٗ حصون الشام جمعاً
وینفق مالهٗ فی کل حال"

(شمس المعارف موسی بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صـ۱۰۸)

یعنی اس کے بعد محمودؓ ظاہر ہوگا جو ملک شام کو بغیر جنگ کے فتح کرے گا۔
شام کے قلعے اس کی اطاعت قبول کریں گے اور وہ اپنے مال کو بے حساب اور ہر حالت میں خرچ کرتا رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عظیم فرزند کے بارہ میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود"

(تریاق القلوب صـ۴۲)

امام یحییٰ بن عقب رح کی اس پیشگوئی جس میں بلا جنگ فتح شام کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بھی تائید ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفة من خلفائه الی ارض دمشق"

(حمامة البشریٰ صـ۳۷)

یعنی مسیح موعود یا ان کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرتا ہوا جائے گا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے دس سال بعد ۱۹۲۴ء میں شام جانے وہاں علماء کو پیغام حق پہنچانے اور مشن کھولنے کی توفیق ملی۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح کی پیشگوئی:

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح ایک مشہور صاحب کشف و الہام بزرگ گزرے ہیں جن کے بارہ میں اربعین فی احوال المہدیین میں ذکر تحریر ہے۔ کہ آپ ہندوستان کے اولیائے کاملین میں سے مشہور ہیں۔ آپ کا وطن دہلی کے مضافات میں تھا آپ کے دیوان سے معلوم ہوتا کہ آپ ۵۶۰ھ کے قریب ہوئے ہیں۔

آپ رح نے آخری زمانہ میں مسیح و مہدی کی آمد اور موعود فرزند مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی اپنے منظوم کلام میں یوں فرمائی :۔

"قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم حال سخن نمی گویم
بلکہ از کردگار مے بینم
غین رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم
گرد آئینہ ضمیر جہاں
گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار
بے حد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم"

(ترجمہ) یعنی جو کچھ میں ان ابیات میں لکھوں گا وہ منجم کی باتیں نہیں بلکہ الہامی طور پر خدا تعالیٰ نے مجھے بتائی ہیں یعنی بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھے نظر آتے ہیں اس زمانہ میں دنیا سے اصلاح و تقویٰ اٹھ جائے گا۔ فتنہ کی گرد اٹھے گی اور گناہوں کا زنگ ترقی کرے گا اور کینوں کے غبار پھیلیں گے ملکوں میں ظلموں کا اندھیرا انتہاء کو پہنچ جائے گا اس ملک (ہندوستان) کے درمیان اور کناروں پر جنگوں اور فتنوں کے شعلے اٹھیں گے۔

اس کے بعد فرمایا:۔

"چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
ح م ی د مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم"

یعنی جب اس پر آشوب زمانہ کا موسم خزاں گزر جائے گا تو آفتاب بہار نکلے گا۔ یعنی مجدد وقت کا ظہور ہوگا۔ اور جب اس کا زمانہ کامیابی سے گزر جائے گا تو اس کا بیٹا اس کی یادگار رہ جائے گا۔ میں احمد نام پڑھتا ہوں اور اپنے کارہائے نمایاں سے اسے بڑا نامور دیکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم"

کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو اس لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے۔" (نشان آسمانی صـ۱۳)

سفر ہوشیارپور اور نشان رحمت:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم اور جلیل الشان فرزند جس کی پیشگوئیاں اور بشارت جو قدیم اپنی نوشتوں میں مذکور بیان کی گئی ہیں اس کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ قادیان سے باہر جا کر چلہ کشی کی جائے۔ اور آپ نے اسلام کی صداقت کے طور پر یہ روشن نشان مخالفین اسلام کیلئے مانگا اور اس غرض کے لئے آپ ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور تشریف لے گئے اور اسی چلہ کشی کے دوران آپ کی تضرعات نے اللہ تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت حاصل کیا اور اسلام کے شاندار مستقبل پر مشتمل بشارتیں پاکر آپ ۱۲ مارچ کو واپس تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو .... سو تجھے بشارت ہو ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظهر الاول والآخر مظهر الحق والعلاء کان الله نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا

(باقی صـ۱۱ پر)

موعود نافلہ کا وجود روحانی طور پر مصلح موعود کے وجود کا ہی حصہ ہے

پیشگوئی مصلح موعود کے ایک خاص پہلو کا ایک اور مہتم بالشان ظہور

(مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے مضمون بعنوان "یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے" میں رقم فرماتی ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کے لئے جو بشارتوں کے الہامی الفاظ ہیں ان میں یہ بھی بتایا تھا کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض مبشر خوابیں اور الہامات کئی بار کئی رنگ میں پورے ہوتے ہیں تو ..... مجھے یقین کامل ہے کہ آپ تین کو چار کرنے والے ہوئے۔ جب ہمارے بڑے بھائی صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک کھویا ہوا بھائی ہم مل گیا۔ مگر آپ پھر تین کو چار کرنے والے ہوئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپ کو عطا کردہ بشارتوں کے مطابق وہ "مبارک" وہ "نافلہ" جس کی بہت دورد ار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین علیہا السلام کو بشارت دی تھی کہ مبارک کا بدلہ تم کو بہت جلد ملنے والا ہے۔ وہ مبارک "محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ہی حضرت اماں جانؓ کی گود میں آیا۔ اور حضرت اماں جانؓ کے پھر چار بیٹے ہوگئے۔ ان کا مبارک ان کو مل گیا..... خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی مبارک احمد مرحوم کے متعلق کہ یا کم عمری میں فوت ہوگا۔ یا بڑا مرتبہ پائے گا۔ اس مبارک کو خدا تعالیٰ نے بلا لیا تو پھر اس مبارک کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو منصب خلافت بخشا...... پس اس زمانہ کو بھی محمود کا زمانہ جانیں۔"

(الفضل مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت سیدہ مدظلہا العالی نے اپنی اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نافلہ" (پوتے) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے دوسرے "مبارک" یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک اہم جزو

یہ عاجز یقین رکھتا ہے کہ "نافلہ" پوتے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی، حضور علیہ السلام کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں ایک جزو کے طور پر موجود تھی۔ اس کا ایک ثبوت تو یہی ہے کہ الہام "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" نافلہ پوتے کے ذریعہ بھی پورا ہوا جو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم کے بعد مبارک ثانی کے طور پر دنیا میں آیا۔ اس لئے وہ مصلح موعود کا ظل اور نظیر ہے۔ کیونکہ مصلح موعود "تین کو چار کرنے والا" ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر تھی جو پوری ہوئی۔ اس لئے جب ہم پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کریں گے۔ تو ہمیں اس وجود کا بھی تذکرہ ساتھ ہی کرنا ہوگا۔ جو الہام "نافلۃ لک" کا مصداق ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصلح موعود کی بشارت ان الفاظ میں دی۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔"

اور حضور نے اپنی اولاد کے حق میں جو دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے

ع

با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

(درثمین "محمود کی آمین")

پس اللہ تعالیٰ کا وعدہ مصلح موعود کے بارہ میں کہ اس کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں قبول ہونگی اس کو "با برگ و بار" ثابت کرنے کے لئے نافلہ پوتے کے ذریعہ نہایت عظیم الشان طور پر پورا کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

پھر پیشگوئی مصلح موعود کے مقاصد میں پہلا مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔"

اس مقصد کی تکمیل کے نشان کے طور پر جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مصلح موعودؓ کے وجود میں ایک "بابرکت روح" دنیا میں بھیجی گئی۔ لازم تھا کہ مصلح موعود کے ذریعہ بھی ایک "بابرکت روح" اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی جاتی۔ پس مصلح موعود کے ذریعہ اس پیشگوئی کے مطابق دنیا میں آنے والا روحانی وجود وہی ہے جو الہام نافلۃ لک کا بھی مصداق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "حقیقۃ الوحی" میں اپنے جو الہامات درج فرمائے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل الہام اکٹھے نازل ہوئے۔

"تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ
مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعُلٰى
كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ"

یعنی تو اپنی ایک دور کی نسل دیکھے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔"

(بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۶۴۶)

اس الہام میں "نسلاً بعیداً" کی عمومی بشارت کے بعد مصلح موعود اور "نافلہ" پوتے کی اکٹھی بشارت دی گئی۔ یعنی نافلہ پوتا مصلح موعود کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوگا اس کے بعد الہام ہوا۔

"اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ دو نشان

یعنی خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے۔ جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔"

(تذکرہ طبع دوم ص۶۵۳)

پس حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بشارت میں درحقیقت "دو نشان" تھے۔ یعنی ایک مصلح موعود کا نشان اور دوسرا "نافلہ" پوتے کا نشان۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ مندرجہ ذیل الہامات میں بھی ہے۔ جو پیشگوئی مصلح موعود کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

ایک اور مقام پر فرمایا۔

يَاْتِیْ عَلَيْكَ زَمَنٌ
مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ
وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا وَ
لَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً
طَيِّبَةً ثَمَانِيْنَ حَوْلًا
اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ"

(ازالہ اوہام بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۱۹۱)

یعنی تجھ پر مختلف ازواج کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے۔ اور تو دور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی نصیب کریں گے۔ اسی سال یا اس کے قریب۔

پس پیشگوئی مصلح موعود میں ہی آئندہ مبارک نسل کی پیشگوئی فرمادی گئی تھی۔ اور بعد کے الہامات سے ثابت ہو گیا کہ اس حصۂ پیشگوئی کا خاص مصداق "نافلہ" پوتا ہے جو "مبارک ثانی" کے طور پر دنیا میں آیا اور الہام

" اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا " ودنشان"

اس امر پر ایک شاہد ناطق ہے۔

اس امر کی مزید تائید حضورؑ کے مندرجہ ذیل الہام اور حضورؑ کی طرف سے اس کی تشریح سے ہوتی ہے۔ حضورؑ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

" چند دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ۔ ممکن ہے اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو۔ کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں"

(تذکرہ طبع دوم ص۵۹۹)

یعنی حضورؑ الہام نَافِلَۃً لَّکَ کو حضرت محمود المصلح الموعودؓ کے ہاں تولد ہونے والے فرزند پر چسپاں فرماتے تھے۔

پہلے ابتدائی الہامات میں "آئندہ خواتین مبارکہ" اور "ازواج مختلفہ" سے مراد وہ مبارک خواتین بھی ہوئیں جو حضورؑ کے "حسن و احسان میں نظیر" کے عقد میں آئیں۔ جن میں خاص مبارک خاتون جو حضورؑ کی زندگی میں ہی حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئی تھیں حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد رضی اللہ عنہا تھیں۔ جن کے بطن سے وہ "دین کا نام" نافلہ پوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تولد ہوا۔ جو آج اللہ تعالیٰ کے منشاء اور تقدیر خاص کی رو سے خلیفۃ المسیح الثالث کے منصب جلیلہ پر فائز ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِنَصْرِکَ الْعَزِیْز وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ۔ (آمین)

پیشگوئی کا پس منظر — بقیہ ص۹

سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

دارالرحمٰن کالونی

خصوصیات :- اڈہ لاریاں اور ریلوے سٹیشن سے کالونی تک پختہ اور کشادہ سڑک۔ (۲) کالونی کی اندرونی سڑکیں ۴۰ فٹ چوڑی۔ (۳) مسجد اقصیٰ کے نزدیک گنجان آبادی کے ساتھ۔ (۴) یونیورسٹی، کالج، سکول، جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کے بالکل نزدیک۔ (۵) فوری رجسٹری فوری قبضہ کی بنیاد پر موقع کے مطابق نہایت موزوں جگہ اور ارزاں نرخ۔

خرید کے لئے رجوع فرمائیے

الباسط کالونی

(فوری قبضہ فوری رجسٹری کی بنیاد پر) ربوہ کی حدود سے صرف ½ فرلانگ۔ چمن عباس کے ساتھ۔ کشادہ سڑکیں۔ میٹھا پانی۔ بجلی۔ باموقع اور موزوں قیمت پر۔ ایک کنال۔ دس مرلہ۔ چھ مرلہ کے پلاٹس۔

نیز

ربوہ اور ربوہ کے ارد گرد کالونیوں میں مکان اور رہائشی پلاٹس خریدنے کے لئے رجوع فرمائیں!

نصرت آباد

ربوہ کی اضافی بستی میں اپنے لئے تجارتی اور رہائشی پلاٹ خرید کر فائدہ اٹھائیے۔ محلہ دارالرحمت کے بالکل قریب عقب مسجد اقصیٰ (مغربی جانب) میٹھا پانی۔ پُرکشش باغات اور سرسبز مقام۔ کشادہ سڑکیں۔ ستر فٹ چوڑی ساہیوال چنیوٹ روڈ پر واقع مستقبل قریب میں ربوہ کے مضافات کا تجارتی مرکز کی حیثیت سے اُبھرنے والی۔ فوری رجسٹری۔ فوری قبضہ کی بنیاد پر خریدنے کے لئے رجوع فرمائیے

کراچی برانچ :- محمد ہاشم خان۔ میسرز ویڈیو کام الیکٹرانک بالمقابل مسلم کمرشل بینک۔ گلبرگ برانچ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)

بالمقابل ایوان محمود ربوہ



موتیا بند — CATARACT

کا بلا آپریشن علاج

چالیس دن ایک کورس کی قیمت /۵۰ روپے۔ بذریعہ ڈاک /۵۱ منی آرڈر کر کے کورس مع ہدایات حاصل کر سکتے ہیں۔

نظر کی کمزوری۔ ناخونہ۔ پرانا آشوب چشم۔ ککرے۔ رگو ہانجنی۔ کالا موتیا (GLAUCOMA) چھپڑنگ وغیرہ امراض کے نسخہ جات کا لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔

کیلا ریمیڈیشن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۲۰۶/۲۰۷

نادر موقع

مسجد اقصیٰ کے بالکل قریب کالونی برائے فروخت

موقع کی مناسبت سے نام یعنی "رحمان کالونی"

اس کے علاوہ ربوہ کے ہر محلہ میں مکان اور پلاٹ باموقع برائے فروخت موجود ہیں!

خادم

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ) اقصیٰ مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد اصولی علاج اور طبی مشورہ کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز، مکمل فہرست ادویہ ۱۹۷۹ء جو مفید طبی معلومات پر مشتمل ہے مفت طلب فرمائیں!

مینجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

باعتماد ادارہ

ہم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے سٹیشن — فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

اعلان تعطیل :- ۲۰ فروری ۱۹۷۹ء (بروز منگل) "یوم مصلح موعود" کی وجہ سے حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی اور پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین مطلع رہیں۔ (مینجر)